M.A ISLAMIC STUDIES SEMISTER (1)PAPER MIS (101)

TOPIC ;HAZRAT UMAR KI FUTUHAT

DATE ;09/06/21

BY MUMTAZ ALAM

حضرت عمر کی فتوحات

تاریخ سے ظاہر ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے زمانے میں فتوحات کی داغ بیل پڑ گئی تھی اور بہت سے علاقے فتح ہو چکے تھے حضرت عمر جب خلیفہ ہوئے تو اندرونی امن وامان تھا اس لئے انہوں نے اپنی توجہ نئے نئے علاقوں کو فتح کرنے کی طرف کیا۔ان کی بصیرت سے ہو نے والے فتوحات تاریخ انسانی کے عجائب میں سے ایک عجوبہ ہے ان کے دور میں ہونے والی جنگوں نے انسانی تاریخ کا دھارا بدل دیا جو جنگیں قابل یادگار ہے ان میں سے مشہور جنگ قادسیہ اور یرموک ہے جس کے دوررس اثرات اسلامی تاریخ پر مرتب ہوئے ہیں

عہد صدیقی میں حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں اسلامی فوج شام کے علاقوں میں داخل ہو چکی تھی مگر دمشق فتح نہیں ہوسکا تھا جو فتوحات ہوئی تھے سب کا سہرا حضرت خالد بن ولید کے سر سجتا تھا آپ نے خلیفہ بننے کے بعد انہیں معزول کر دیا اسعہد صدیقی میں حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں اسلامی فوج شام کے علاقوں میں داخل ہو چکی تھی مگر دمشق فتح نہیں ہوسکا تھا جو فتوحات ہوئی تھے سب کا سہرا حضرت خالد بن ولید کے سر سجتا تھا آپ نے خلیفہ بننے کے بعد انہیں معزول کر دیا اس معزولی کے کئی اسباب بیان کئے جاتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تمام فتوحات انہیں کی کمانڈر شیپ میں ہو دوسرے کو بھی موقع دینا آپ کا مقصد تھا آپ نے ان کی جگہ حضرت ابو عبیدہ کو امیر لشکر بنایا انہیں ہی سربراہی میں اسلامی لشکر نے شام پر حملہ کیا اور ایک خونریز جنگ کے بعد دمشق فتح کیا فتح دمشق کے بعد عیسائیوں نے اپنی ہزیمت کا بدلہ مسلمانون سے لینے کے لئے ایک بڑی فوج فحل کے میدان میں اتارا حضرت ابوعبیدہ کی سربراہی میں حضرت خالد بن ولید حضرت شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمر بن عاص کی فوج بھی اتری اس جنگ میں مسلمان فوج کی تعداد بتیس ہزار تھی عیسائیوں کی تعداد اسی ہزار تھی مگر وہ مسلمانوں کے سامنے نہیں ٹک سکے ان میں سے بیشتر لوگ مارے گئے دمشق کی ذمہ داری دوسروں کو سونپ کر آپ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ آگے بڑھ گئے حمص کو فتح کیا بعلبک کی طرف بڑھتے ہوئے بہت سے علاقوں کو فتح کیا اور بعلبک کے قلعے کا محاصرہ کیا یہ قلعہ اس وقت عیسائیوں کی بہت بڑی پناہ گاہ تھی صلح کے ذریعے یہ قلعہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا

جنگ یرموک

شام کی مسلسل شکست نے قیصر روم کو غصہ سے بھر دیا تھا اس نے ایک فیصلہ کن جنگ کا منصوبہ بنایا اور پوری مملکت کی فوج کو اکٹھا کرنا شروع کیا جس کی تعداد دولاکھ چالیس ہزار پہنچ گئی حضرت ابوعبیدہ کو جب اس کے ارادے کی خبر ہوئی تو آپ نے بھی حالات کے مطابق فیصلے کئے اور اسے شکست دینے کا منصوبہ بنایا اس بار میدان جنگ کے لئے یرموک کو چنا گیا عیسائیوں کے لشکر میں جذبہ کی کمی نہیں تھی مسلسل شکست نے اسے زندگی سے اکتا دیا تھا چالیس ہزار لوگ پاؤں میں زنجیر ڈالے ہوئے تھے تاکہ واپسی کا خیال بھی دل سے نکل جائے جوش جنگ کو

فزوں تر کر کے لئے عیسائی پادری بھی شریک جنگ تھے جو مختلف طریقوں سے حوصلہ افزائی کر رہے تھے ادھر مسلمانوں کی کل تعداد بتیس ہزار تھی مگر ان کے اندر بلا کا جذبہ جہاد تھا مقصد جنگ اسلام کی سر بلندی تھا اور یہ فیصلہ کن جنگ ہی سے واضح ہونے والا تھا کہ آئندہ شام کا فاتح کون ہو گا مسلمان یا عیسائی؟ یہ علاقہ اسلامی ریاست کا حصہ بنے گا یا بازنطینی کا حصہ برقرار رہے گا؟ اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مدد کی اور بتیس ہزار کی تعداد نے دو لاکھ چالیس ہزار کو شکست فاش دی اس جنگ میں ایک لاکھ بیس ہزار رومی مارے گئے اور تین ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ چھ روز کی خونریزی کے بعد مسلمان فاتح ہوئے

جنگ یرموک کے بعد مسلمان فوج بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئی اس مہم کی قیادت حضرت عمرو بن عاص انجام دے رہے تھے انہوں نے بیت المقدس پہنچتے ہوئے قرب وجوار کے علاقے فتح کئے اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اس علاقے کی اہمیت کے پیش نظر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی بیت المقدس پہنچ گئے سخت محاصرہ کیا گیا جس سے پریشان ہو کر وہاں کے لوگوں نے صلح کی پیشکش کی اور بیت المقدس بھی سونپنے کے لئے تیار ہو گئے انہوں نے یہ شرط رکھی کہ ہم بیت المقدس کی چابی خلیفۃ المسلمین کے ہی ہاتھوں میں سونپیں گے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کے احوال سے واقف کرایا اور آنے کی فرمائش کی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر بیت المقدس کے لئے اپنے غلام کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ بات چیت شروع ہوئی حسب وعدہ عیسائیوں نے بیت المقدس کی چابی حضرت عمر کو سونپ دی آپ بیت المقدس میں داخل ہوئے عیسائیوں کے چرچ کا بھی دورہ کیا اسی دوران نماز کا وقت آیا تو عیسائیوں نے چرچ میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی مگر آپ نے وہاں نماز نہ ادا کیا تا کہ میرے نماز پڑھنے کی وجہ سے مسلمان اس جگہ کو قبضہ میں لینے کی کوشش نہ کریں آپ جس جگہ نماز پڑھتے تھے لوگوں نے اس جگہ مسجد عمر کی بنیاد ڈالی جو آج بھی قائم ہے بیت المقدس کی فتح کے ساتھ ہی پورا شام اسلامی ریاست کے زیر نگیں آ گیا

عراق ایران کے علاقوں میں فتوحات کا سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں شروع ہو چکا تھا مگر شام کی مہم کی طرف لشکر اسلام کی روانگی کے بعد یہ سلسلہ رک گیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر کے شام کے چھوڑے ہوئے کاموں کی پر ہی توجہ نہیں دی بلکہ عراق ایران پر بھی توجہ مبذول رکھی اگر چہ بڑی تعداد شام میں مصروف جہاد تھی آپ نے ایک ہزار فوج دے کے حضرت ابو عبیدہ ثقفی کو عراق کی مہم پر روانہ کیا حضرت ابو عبیدہ ثقفی نے نمارق اور سقاطیہ کے معرکوں کو سر کیا ان کے سردار کو فرار ہونے پر مجبور کیا ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے یہ صورت حال حال دیکھ کر دیگر علاقوں کے سرداروں نے صلح و مصالحت میں ہی عافیت سمجھی حضرت ابو عبیدہ ثقفی نے اپنے ذاتی ارادے سے فرات پار کر کے حملہ کا منصوبہ بنایا آپ نے فوجی افسروں کی رائے کو قابل اعتنا نہیں سمجھا مگر یہ مہم لشکر اسلام اور خود سپہ سالار کے لئے مہلک ثابت ہوئی پوری فوج اور سپہ سالار اس معرکے میں شہید ہو گئے حضرت عمر کو اس کی اطلاع ملی تو بہت غمگین ہوئے اور فوری تدارک کی کوشش کی رضا کارانہ طور پر فوج کی بھرتی ہوئی اور چار ہزار کی لشکر نے ''بویب'' فتح کیا جس کی سربراہی مثنی بن حارثہ کر رہے تھے آپ نے چار ہزار فوج کی مدد سے ستر ہزار لشکر کو شکست دیا جس سے ایرانیوں میں کھلبلی مچ گئی اور اس نے ایک اور فیصلہ کن معرکہ کا منصوبہ بنایا آپ نے حضرت عمر کو اس معاملے سے آگاہ کیا

جنگ قادسیہ

جب ایرانیوں کی زبردست جنگی تیاری کی اطلاع حضرت عمر کو ملی تو آپ نے بھی اس کے مقابلے کے لئے مجاہدین اسلام کی فوج اکٹھا کرنا شروع کیا ہر علاقے اور خطے سے جہاد کے لئے لشکر جمع ہونے لگا آپ کے سامنے صرف فوج ہی نہیں ایک قائد کی بھی ضرورت تھی آپ نے قابل لوگوں کے بارے میں غور کرنا شروع کیا اور آپ کی نگاہ اس منصب کے لئے سعد ابن ابی وقاص پر ٹک گئی جو اس وقت نجد میں زکوۃ کی وصولی پر متعین تھے چنانچہ تمام فوج کو ان کی سرپرستی میں جمع کیا گیا

ایرانیوں کا بادشاہ اس وقت یزدگرد تھا جو شاہی خاندان کا آخری چشم و چراغ تھا ایرانی فوج کا سپہ سالار رستم تھا ایرانی لشکر کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی سب کے سب جوش وخروش سے بھرے ہوئے تھے مگر رستم چاہتا تھا کہ معاملہ بغیر جنگ کے صلح و مصالحت کے ساتھ ختم ہو جائے مگر مسلمانوں نے یہ شرط رکھی یا تو اسلام لے آو یا جزیہ ادا کرو صلح نہ ہونے کی صورت میں مشہور جنگ ہوئی جسے ''جنگ قادسیہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے چار دن تک یہ خونریز جنگ چلتی رہی بالآخر ایرانی لشکر کے سپہ سالار رستم کے مارے جانے کے بعد مسلمانوں کی فتح ہوئی جنگ قادسیہ کے بعد مسلمان فوج نے کسری کا مرکزی مقام مدائن کا رخ کیا شہر کا دو مہینے تک ایسا سخت محاصرہ کیا کہ اہل مدائن نے بہ آسانی شکست قبول کر لی۔ حلوان' جلولہ' موصل اور آبلہ وغیرہ علاقے میں کئی معرکے ہوئے جس میں ایرانیوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا اب مزید کسی کاروائی کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی مگر ایرانیوں سے مکمل اطمینان بھی نہیں ہوا تھا اس لئے کہ اس کا بادشاہ یزدگرد زندہ تھا وہ جہاں قیام کرتا امراء اور روساء اس کے قریب جمع ہو جاتے اور ایک نئی جنگ مسلمانوں پر مسلط ہو جاتی تھی چنانچہ مدائن سے فرار ہو کر یزدگرد نے مرو میں پناہ لیا اور حسب معمول ایک بار پھر اس کے قریب بھاگے ہوئے فوجی' سپہ سالار اور امراء جمع ہو گئے اور ان کی تعداد بھی ڈیڑھ لاکھ کے قریب پہنچ گئی یہ تمام لوگ نہاوند میں جمع ہوئے اس بڑی تعداد کے مقابلے میں اسلامی لشکر کی مجموعی تعداد تیس ہزار ہی تھی اور اس کی سربراہی نعمان بن مقرن کر رہے تھے مسلمان فوج نے ایسی جرات و جانبازی کا مظاہرہ کیا کہ جنگ طول نہیں پکڑ سکی اور ایک ہی دن میں ہار جیت کا فیصلہ ہو گیا ڈیڑھ لاکھ فوج کو تیس ہزار لشکر نے زیروزبر کر دیا مگر افسوس کہ اس جنگ میں نعمان بن مقرن اور کئی جید صحابہ شہید ہو گئے اس جیت کو ''فتح الفتوح'' کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس موقع پر نہ صرف جنگ نہاوند جیتی گئی بلکہ ہمیشہ کے لئے ایرانیوں کا زور بھی ٹوٹ گیا

فتح مصر

حضرت عمر بن عاص نے شام کی فتح کے بعد مصر کو بھی فتح کرنا ضروری سمجھا اور مصر کی طرف کوچ کر گئے اس مہم کے لئے مزید فوجیوں کی ضرورت اور اجازت حضرت عمر سے لی آپ نے دس ہزار فوج کو مصر روانہ کیا اس کی قیادت حضرت زبیر بن عوام' حضرت عبادہ بن ثابت' حضرت مقداد بن عمر اور حضرت سلمہ بن مخلد کر رہے تھے کمک آنے سے قبل ہی سرحدی علاقے مفتوح ہو چکے تھے دونوں فوجیوں نے شہر میں داخل ہو کر بابلیون کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور بہت دنوں تک محاصرہ رکھنا پڑا جو چھ مہینے پر محیط ہے بعد میں حضرت زبیر بن عوام کی کی حکمت و شجاعت سے قلعہ فتح ہو گیا اس فتح کے بعد فسطاط کا شہر بسایا گیا آگے بڑھ کر اسلامی لشکر نے اسکندریہ کو فتح کر لیا اسکندریہ فتح ہوتے ہی پورا مصر اسلامی قلمرو میں شامل ہو گیا اسکندریہ کے بعد اسلامی لشکر نے برقہ (لیبیا) اور اس کے قریبی علاقوں' وسط لیبیا میں مصراتہ' ودان

،رویلہ کو فتح کیا پھر جب طرابلس کا قصد کیا تو اسے بھی فتح کر لیا حضرت عمر کے زمانے میں فتوحات کا دائرہ اتنا بڑھا کہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت میں اسلامی سلطنت شمار کیا جانے لگا حضرت عمر کے زمانے میں اتنا وسیع وعریض علاقہ صرف فتح کر کے تباہ برباد ہونے کے لئے چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ جو علاقے فتح ہوئے اس کا بہتر انتظام وانصرام کی کوشش بھی حضرت عمر نے فرمائی اس سلسلے میں صحابہ کی مشاورت سے آپ نے ان علاقوں کی زمین پر قبضہ کرنے کے بجائے زمین کو سابق مالکوں کی ہی تحویل میں رہنے دیا اور ان زمینوں پر خراج دینے کا انہیں پابند بنا دیا اس سے پیدائشی باشندوں کو کھونے کا احساس نہیں ہوا اور فوج بھی اپنے کاموں پر متوجہ رہی۔اتنی بڑی سلطنت کے لئے مستقل فوج ناگزیر تھی آپ نے بہت سی مفتوحہ جگہوں پر فوجی چھاونی بنوائی اس سے نئے نئے علاقے بھی بستے چلے گئے جس سے اسلامی تمدن کا رنگ بھی اس علاقے پر چھا گیا عراق میں بصرہ کوفہ، موصل اور مصر میں فسطاط وجیزہ شہر آباد ہو گئے یہ علاقہ علمی مراکز کے طور پر بھی مشہور ہو ئے

آپ نے اسلامی مملکت کو مختلف صوبوں، ضلعوں اور بلاکوں میں تقسیم کر دیا ہر علاقے میں ضرورت کے مطابق افسران وعمال مقرر کر دئے جن کو جو ذمہ داری دی ان پر سخت نگاہ رکھی اس سبب سے بغاوت وغیرہ سے اسلامی ریاست محفوظ رہی زمین کی پیمائش کی ضرورت کے پیش نظر پہلی بار پیمائش کروائی اور زرعی کاموں کے لئے کھیتوں تک پانی پہنچانے کا انتظام کیا آمدوخرچ کے بڑھتے دائرے کے پیش نظر صحابہ کے مشورے سے مدینہ میں بیت المال بنوایا حکومت کے آمد کو جمع کرنے کے لئے ضلعوں اور صوبوں میں اس کی شاخیں بنائی گئیں انصاف ملنے میں تاخیر نہ ہو اس لئے ہر علاقے میں قاضی اور ججوں کو مقرر کیا آنے جانے کی سہولت کے لئے سڑکوں کی تعمیر کروائی پیغام رسانی کے لئے محکمہ ڈاک اور امن وامان کی بحالی اور سزا وتربیت کے لئے پولیس وجیل کا شعبہ قائم کیا آپ کے ان کارناموں کی وجہ سے ایک بڑی سلطنت امن وامان کا گہوارہ بنا رہا کمزوروں کو انصاف کی امید اور مجرموں میں ڈر کا موحول بنا رہا